42088 ـ كيا ميت كى جانب سے حج كرنا افضل ہے يا صدقہ كرنا ؟

سوال

كيا فوت شدہ والدين كى جانب سے حج كرنا افضل ہے يا كہ ميں اسے مساجد كى تعمير اور جہاد في سبيل اللہ ميں صرف كردوں، يہ علم ميں رہے كہ والدين نے فرضى حج كر ليا تھا ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

والدين كے ساتھ سب سے اچھى اور بہترين نيكى اور حسن سلوك وہ ہے جس كى راہنمائى نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمائى ہے، اور وہ ان كے ليے دعائے استغفار كرنا، اور والدين كے دوست و احباب كى عزت و تكريم اور ان سے حسن سلوك كرنا ہے، اور ان رشتہ داروں سے صلہ رحمى كرنا جن كے ساتھ آپ كا تعلق والدين كى بنا پر ہى ہے.

جب ايك شخص نے نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے اس كے متعلق دريافت كرتے ہوئے كہا:

اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم والدين كى موت كے بعد كيا ميرے ذمہ ان كے ليے كوئى نيكى ہے ؟

تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اس كا جواب ديتے ہوئے اسى كو بيان كيا تھا.

اور رہا مسئلہ ان كى جانب سے حج اور قربانى اور صدقہ كرنے كا تو بلاشك يہ جائز ہے، اور ہم يہ نہيں كہتے كہ ايسا كرنا حرام ہے، ليكن افضل نہيں بلكہ مفضول ہے، جبكہ ان كے ليے دعاء كرنا اس سے بھى افضل ہے، آپ وہ اعمال جو اپنے والدين كے ليے كرنا چاہتے ہيں وہ اپنے ليے كريں، حج اپنے ليے كريں، صدقہ اپنے ليے كريں، قربانى اپنے اور اپنے اہل و عيال كى جانب سے كريں، مساجد اور جہاد في سبيل اللہ ميں اپنى جانب سے خرچ كريں.

كيونكہ ہو سكتا ہے آپ كو ان اعمال كى ضرورت ہو اور آپ بھى اس كے محتاج ہوں جس طرح والدين اس كے محتاج ہيں، اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے والدين كے سلسلے ميں آپكى راہنمائى اس سے زيادہ نفع مند اور افضل كى طرف فرما دى ہے، كيا آپ يہ خيال كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے يہ غائب رہا كہ آپ ان كى جانب سے حج اور صدقہ كريں ؟!

نہیں کبھی نہیں ہم ایسا عقیدہ نہیں رکھتے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بھول گئے اور آپ یہ غائب رہا، ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ان چار اشیاء کو اختیار کرنا: ان کے لیے دعاء کرنا، اور بخشش کی دعا کرنا، والدین کے دوست واحباب کی عزت و تکریم کرنا اور صلہ رحمی کرنا ہی اصل اور حقیقی نیکی ہے، اور اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث میں ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا:

" جب انسان کو موت آجاتی ہے تو اس کے اعمال کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے، لیکن تین قسم کے علم جاری رہتے ہیں: صدقہ جاریہ، یا کوئی نفع مند علم، یا نیك اولاد جو اس کے لیے دعاء کرتی رہے "

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ: یا نیك بچہ اس کی جانب سے صدقہ کرتا رہے، یا اس کی جانب سے قربانی کرتا ہو، یا اس کی جانب سے حج کرے، یا اس کی جانب سے روزہ رکھے، حالانکہ حدیث تو اعمال کے متعلق ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میت کے لیے ان اعمال کرنے کی بجائے دعاء کرنے کا حکم دیا، اور ہم گواہی دیتے ہیں اور ہمیں یقینی علم ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی افضل چیز کو چھوڑ کر کسی دوسری چیز کی طرف نہیں جاتے.

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مخلوق میں سے زیادہ علم رکھنے والے، اور سب سے زیادہ نصیحت کرنے والے ہیں، اس لیے اگر صدقہ یا قربانی یا نماز یا حج مشروع ہوتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی راہنمائی فرماتے.

میں کہتا ہوں: اس طرح کے مسائل میں جس میں عام لوگ افضل کو چھوڑ کر غیر افضل کو اختیار کرنے کے راستے پر چل نکلیں تو طالب علم کو یہ بیان کرنا اور اس کی وضاحت کرنی چاہیے، اور وہ یہ کہے:

مجھے ایك نص ایسی پیش کرو جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہو کہ انسان اپنے فوت شدہ والدین کے لیے نفلی روزے یا صدقہ کرے، کبھی بھی ایسی کوئی نص نہیں مل سکتی، لیکن نبی کریمص صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جو شخص فوت ہو جائےاور اس کے ذمہ روزے ہوں تو اس کی جانب سے اس کا ولی روزے رکھے گا "

تو اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ میت کی جانب سے ہم فرضی روزے رکھیں گے، لیکن نفلی روزہ کبھی بھی نہیں، آپ ساری سنت کے اوراق پلٹ کر دیکھیں کہ کیا شروع سے لیکر آخر تك آپ کو یہ ملتا ہے کہ کہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا ہو کہ انسان اپنے والدین کی جانب سے صدقہ کرے، یا پھر والدین کی جانب سے نفلی روزے رکھے، یا نفلی حج کرے، یا پھر رفاہ عامہ کے لیے اپنے والدین کی جانب سے کچھ رقم خرچ کرے ؟

نہیں کبھی بھی نہیں ایسا کوئی حکم نہیں ملتا، انتہائی یہ ہو سکتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا

اقرار کیا اور کسی چیز کا اقرار اس کی مشروعیت نہیں، جب سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنا باغ والدہ کی جانب سے صدقہ کرنے کی اجازت طلب کی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " جی ہاں "

اور اسی طرح ایك شخص آیا اور كہنے لگا: میری والدہ کو اچانك موت آ گئی میرا خیال ہے كہ اگر وہ بات كرتی تو صدقہ كرتی، تو كیا میں اس كی جانب سے صدقہ كروں ؟

تو رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " جی ہاں "

لیكن كیا رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت كو حكم دیا ہے كہ وہ اللہ تعالی كے لیے نفلی كام كر كے اسے اپنے فوت شدگان كے لیے كریں؟

یہ نہیں ملتا، اور اگر كسی شخص كو ایسی كوئی دلیل ملے تو وہ ہمیں بھی اس كا تحفہ ضروری دے، لیكن صرف واجب چیز تو ملتی ہے، اور واجب پر عمل كرنا ضروری ہے " انتہی .